جلد ۵ | بمبئی بروز دوشنبہ ۵ صفر المظفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۴ جون ۱۹۰۰ء سنہ ۶ | نمبر ۲۲

مقدمۃ الجیش

ہم آ دہمکے

دو مہینے ہو ناظرین اخبار کا رنگ بدلا ہوا دیکھکر ضرور متحیر ہوں گے اگرچہ کسی ہوا چل پڑی [illegible] شورش [illegible] حضور [illegible] قانون [illegible] کی دہمکی سے ہم تو نہیں ڈر گئے۔ نہیں یارو یہ کیسا خیال کرنا [illegible] کی آزادی فطرتی اور جوش قدرتی ہے تحریر کا رنگ بدلنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک خاص معاملہ کی نسبت حضور [illegible] کی طبیعت میں [illegible] اور [illegible] بغیر [illegible] سکتا تھا اسلئے [illegible] ہم آ دہمکے۔ [illegible]

دھوم دھام کا مشاعرہ

گذشتہ سال جو [illegible] دو چار مشاعرے [illegible] بگڑنے تو [illegible] اگرچہ ہمنے ارادہ کیا تہا کرده طریقہ [illegible] نہیں [illegible] دو چار [illegible] گیا جائے [illegible] کسی [illegible] کرنا پڑا۔ [illegible] جاری [illegible] شعرا [illegible] جلسہ قائم [illegible] اور [illegible] طبیعت کا [illegible] انتظام [illegible] مشاعرہ [illegible] کسی گروہ کی [illegible] صحیح طرح [illegible] نہیں [illegible] جمعہ کے روز رات کے [illegible] شروع ہو جائیگا۔ [illegible]

نامہ نگاروں کی بے لگامی

حضور [illegible] موجودگی میں بعض [illegible] نامہ نگاروں نے ذاتی حملے [illegible] نے اپنے نزدیک میدان صاف سمجھا۔ کیا اور [illegible] اپنے نزدیک [illegible] دنیا کو [illegible] آخرت سمجھ [illegible] [illegible] صفحہ میں جو مضمون تھا۔ اور [illegible] کسی شخص کو صدمہ نہیں پہنچا۔ بلکہ [illegible] جواب میں [illegible] ایک مراسلہ آیا ہوا [illegible] میں ذاتی حملوں کی [illegible] اسکے جواب میں [illegible] شایع کر دینا غیر مناسب تھا۔ مگر [illegible] صاحب [illegible] کر [illegible] اسلئے وہ ہمارے سمجھانے سے خاموش ہو گئے۔ آیندہ ہم ایک [illegible] نامہ نگار [illegible] خیال ہے کہ کسی پر کوئی ذاتی حملہ کرنا [illegible] ہو۔ ورنہ [illegible]

تلوار سے مارے گئے

انجانب آجتک اسی سوچ بچار مین تھے کہ فوج کیونکر تو
مائل ہوئی وحشی فوجین غیر مہذب ہین۔ قوانین جنگ سے
بے بہرہ ہین۔ مگر یہ کیا بات کہ وہ انگریزی افسرون
کو چن چن کر اوڑا دیتے ہین۔ آخر یہ معاملہ کیا ہے اور نجو
کہنی مراقبہ کا عمل یاد ہے کہ جس سے وہ افسرون کو
معلوم کر لیتے تھے۔ یا اونکو مکاشفہ تھا یا قادیانی مسیح
سے فیض حاصل تھا کہ افسرون کی شناخت کا الہام
ہو جاتا تھا یا ان کے ہمزاد اونکے تابع تھے اور
وہی کام کرتے تھے کہ جہان بندوق سے گولی نکلی
ادھر اونہون نے پکڑ کر انگریزی افسرون کو ماردی
غرض راتدن یہی ادھیڑبن رہتی تھی مگر کوئی معقول
بات سمجھ کے مین نہین سماتی تھی۔ آخر لارڈ میتھیون
بہادر نے اس عقدہ کو حل کیا۔ اونھون نے خود دیکھا
کہ وحشی فوج تاک تاک کر افسرون ہی کو اوڑاتے ہین
اور ایسا اوڑاتے ہین کہ نشانہ خطا ہی نہین کرتا ... آخر
... افسرون کی
یہ ترکیب کیا ہے۔ اونہون نے ... بھی لڑا یا جگہہ
... کے کھڑا کیا۔ فرنگی اندر بھی ملا دیا۔ مگر
پھر بھی ڈچون کی گولی اون کو نہین چھوڑتی تھی
یہہ معلوم ہوتا تھا کہ ڈچون کے پاس مقنی گولیان
ہین۔ وہ حضرت عزرائیل کے ہاتھہ کی سانچہ اجل
مین ڈھالی ہوئی ہین۔ اور ہر گولی پر ہر افسر کا نام
لکہا ہوا ہے اسوجہ سے وہ ادھر اودھر پڑتی
ہی نہین۔ غرض لارڈ میتھیون بہادر نے بہتیری
اٹکل پچھی۔ مگر اونکی عقل بھی چکر کہا کہا کے ...
آخر بڑی مشکل سے یہ سمجھ کے بیچ مین نازل ہوا
کہ انگریزی افسرون کی ت ل وار کا قبضہ خوشنما ...
فوجی تلوارون کو طلبچہ ہوتا ہے اس سے ہی وہ پہچان کر
لیتے ہین آخر ... افسرون کو تلوار دھر دینی پڑی ہے

کل رعایا کی خانہ تلاشی

ایک عرصہ سے ہندوستانی فاقہ مستی مین مبتلا
ہو رہے تھے کہ اوس پر تباہ ہو گئے برباد ہو گئے
بھوک کے مارے انتڑیان عشق پیچان ہو گئین فاقون
پر فاقے گذرتے ہین۔ بہوت مرتے ہین۔ غرض ...
نے واویلا مچا کے گورنمنٹ کو پریشان کر دیا جب سمجھ
بیٹھے وصول کرنے کا سلسلہ ... تو انہون
نے قبل از مرگ واویلا کا سامان باندھ دیا۔ اور بیٹھے
بجا بجا کے ستار دیا ... مفلس ہین کہ ہین
نام ہو اللہ کا۔ لاچار گورنمنٹ کو خاموش ہو جانا
پڑتا تھا۔ وہ بھی سمجھ لیتی تھی ننگا کھڑا اور جاڑے
مین کیا لے کوئی کپڑے اوتار۔ مگر مدبرین سلطنت
بڑے چکر مین تھے کہ اب کیا کیا جائے۔ ...
عالیہ کی ... ہل مت
... مار رہا ہے۔ اور کالا ...
ہی پیٹ بجا رہے ہین۔ مگر کہ اون کے باپ دادا
کی دولتون کی گٹھرین ابہی تک باقی ہونگی مگر اسکا
پتہ لگے تو کیونکر۔ آخر اونھون نے سوچ سمجھکے
یہ ترکیب نکالی کہ طلائی سکہ جاری کر دیا
جائے۔ ہماری گورنمنٹ کے ان عقلا سو نیکی
کیا کمی تھی۔ اوس نے جٹ اشرفیان ڈہلوانی
شروع کر دین اور عام طور پر اعلان کر دیا کہ اسکو
لینے سے کوئی انکار نہ کرے۔ اسمین مصلحت
یہ ہے کہ اگر ہندوستانی واقعی فاقہ مست ہین
تب تو وہ اسکو ہاتھہ بھی نہین لگائینگے۔
نہین تو وہ سنہری سنہری چمکدار اشرفی پر
ٹوٹ پڑینگے۔ لو بھئی دیسی فاقہ مستو آج
روپے کی تھیلیون کے منہہ کہولکر تیار ہو بیٹھو۔
رو دہی تھی مین تو کہیل چکے۔ اب ہماری ...
گورنمنٹ کی یہ دولت اشرفیون مین کہلا

پچار روس نے سلسلہ لگا رکھا

روس خان عرصہ سے غور و فکر مین تھے کہ کسطرح
اپنی سرحد کا ہندوستان کی حد سے استحکام ہو۔ آخر
سوچ بچار کے ترکیب تو یہی ... کی
نکالی ہے کہ گورنمنٹ انڈیا کچھ بھی چون و چرا نہ کرے
اور وہ اپنا سازش تمام اپنی تجویز پوری کر لے چنانچہ
اوسکی ... کمیٹی نے یہ درخواست کی ہے کہ
پہلے روس اور سنٹرل ایشیا کو ملا دیا جائے اور پھر
سنٹرل ریلوے کو انگلو انڈین ریلوے سسٹم سے ملا دیا
جائے۔ کمیشن مذکور نے یورپ کی آمدورفت کیلئے
دو راستے تجویز کئے مین ایک ...
تک اور دوسرا ... (واقع)
دریائے آکس پہلے راستہ مین دوسرے راستہ کی
نسبت ۳۰۰ میل کا زیادہ پھیر ہے اسلئے دوسرے راستہ
پر ... زور دیا ہے۔ جب یہ تجویز پوری ہو جائیگی
تو اوس لائن کی ترتیب اسطرح کیجائیگی کہ روسی سرحد
... تک لائن بنا دی جائیگی جس مین صرف ...
کا فاصلہ ہے۔ اور ... روسی اور
انڈیا کے درمیان ایک مشترکہ سٹیشن بنایا جائیگا ...
ہماری بہادر گورنمنٹ کو یہ تجویز ... منظور کرنی
ہے۔ اسمین تو شک نہین کہ اس تجویز کو شکوہ ...
مدبرون کے ... زبان کہنے ...
خبر یہ روس کی ... بات ہے۔ ہم اپنے بزرگون
سے سنا کرتے آئے ہین بلکہ ہمارے بزرگ ...
سے بہی سنتے سنتے چلے گئے کہ روس ہندوستان مین
آتا ہے اب آتا ہے مگر آجتک تو وہ آیا نہ گیا۔ ہان
سنا ہے ہماری گورنمنٹ کو بھی بہت کچھ اطمینان ...
کہ ... روس خان کی ... دیکھی ...
کی ... ہے کہ یہ ...
... ہندوستان مین ...

مرتا کیا نہ کرتا

[illegible] جب [illegible] کسی [illegible] مین پھنس جاتا ہو اور کوئی تدبیر اوسکی رہائی کیلئے اوسکا نہین رہتا اور پھر [illegible] ہر کوشش کرتا ہو تو کیا ہوتا ہو [illegible] ہو جاتا ہے اور مستعد رہتا ہے۔ کسی مصیبت مین مبتلا ہو جانیکے پیشتر اگر انسان اوسکی ہر پہلو پر غور کرکے اچھا برا سمجھ لے تو شاید اوسکو یہ دقتین نہ اوٹھانی پڑین۔ ٹرانسوال گورنمنٹ نے برٹش سے مقابلہ کرنے کے پیشتر لڑائی کے پہلو پر غور کر لیا ہوتا تو شاید اس قدر شکست [illegible] کی نوبت بھی نہ آتی۔ [illegible] اسوقت تو اوسکو [illegible] بیٹھے ہوئے تھے یہ خیال اور انہین کیون ہونے لگا تھا کہ برٹش کا مقابلہ [illegible] نہین ہے۔ آخر وہی ہوا کہ اب سر پر آپڑی ہے [illegible] پریزیڈنٹ جناب [illegible] پیشنگوئی فرما چکے ہین کہ [illegible] سے ہماری ہی فتح ہوگی [illegible] ذرا اس گھمنڈ مین تھے کہ پہلے جیسے دو مرتبہ فتح کا نقارہ بجا چکے ہین اسبے بھی وہی ہوگا۔ یہ خبر ہی نتھی کہ انکے نقارہ کے بدلے پیٹ بجانا پڑیگا [illegible] سیاہ [illegible] سے [illegible] کر [illegible] ابالیون [illegible] کو جمع کرکے یہ بات بتائی ہے کہ اس جنگ کے ختم کرنے کے لئے تین دن دعا [illegible] سے گناہون کا اقرار کرکے اونکی معافی چاہین۔ یہ خبر ہی نہین کہ میدان جنگ مین [illegible] سے کام نہین نکلتا ع [illegible] زندہ [illegible] حضرت آپ ہین کس فکر مین۔ جب [illegible] طاقت [illegible] سے بھی [illegible] کا پیدا ہوتا ہے۔ اور جب [illegible] تو [illegible] کیا [illegible] نہین ہو کر [illegible] اور [illegible] کام۔

من بھاوے مُنڈیا ہلائے

ٹرانسوال کی نسبت لارڈ سالسبری بہادر فرماتے ہین کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد ٹرانسوال اور فری سٹیٹ پر اونکا قبضہ نہین رہنے پایا جائیگا۔ اگر انکے ہی حال پر چھوڑ دیا جائے صرف آزادی پر ہاتھ پھیرا جائیگا۔ یہان سے زیادہ ہمکو کوئی مطلب نہین۔ یہی درست ہو بجا ہے۔ من بھاوے مُنڈیا ہلائے کا مضمون ہے۔ جس سلطنت کو ملیامیٹ کرنیکے لئے کروڑون روپیون کا نقصان گوارا کیا جائے۔ خون کے [illegible] نالے بہائے جائین اور جسکے چڑھانے پر وہ سلطنت بھی چھوڑ دیجائے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر یہی نیت تھی تو کاہیکو ہمارے خزانہ کی [illegible] اگر صرف یہ مقصد تھا۔ کہ پریسیڈنٹ کروگر کو ذرا ڈانٹ ڈپٹ کرو[illegible] تو بس [illegible] [illegible] ہی ہوتی۔ [illegible] اور [illegible] تھی اور [illegible] زیادہ [illegible] ہوگئی [illegible] طرح طرح کا نقصان بھی اوٹھانا پڑا [illegible] جب خدا خدا کرکے یہ دن دیکھنے کا زمانہ نزدیک [illegible] [illegible] ہین [illegible] ابھی [illegible] فرماتے ہین کہ اوسپر قبضہ کرنے کی ہمین کوئی ضرورت نہین۔ ضرورت نہین کی [illegible] ہی کبھی ضرورت تو ایسی [illegible] کچھ انتہا نہین [illegible] ضرورت کھانے پینے کی سونے جاگنے کی [illegible] مرنے کی نہ جینے جلنے کی کہ جتنی ضرورت دوسری سلطنت کو اپنے [illegible] مین لانیکی ہے۔ اسی ضرورت کو ہمسے زیادہ آپ سمجھتے ہین یہ بکو یقین ہے کہ اس ترانی [illegible] آپ بغیر [illegible] کبھی [illegible] مگر دوسری [illegible] گھونٹ دینے کا خیال جو آپکا دم نکلتا ہوگا جیسا کہ آپ فرماتے ہین کہ دوسری سلطنتون [illegible]

چوری اور سینہ زوری

مثل مشہور ہے کہ چوری چوری سے جلئے تو کیا ہیرا پھیری سے بھی جائے۔ سرحدی وحشیون کا بالکل یہی حال ہے۔ آنکھ جھپکی اور مال یارون کا چراغ گل [illegible] پگڑی غائب کمبخت اسی تاک مین لگے رہتے ہین کہ ذرا موقع ملے۔ اور یار لوگ اپنی کارروائی شروع کرین۔ کمبختون نے اودھم مچا رکھا ہے۔ آدمی ہے کبھی غافل بھی ہو جاتا ہے۔ یہ اسی گھات مین رہتے ہین کسیکی پگڑی لے بھاگے۔ کسیکا جوتا چلتا کیا کبھی بندوق اوڑا دی۔ کبھی تلوار ٹہلا دی۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔ خیر یہ تو ہمیشہ ہوتا ہی تھا مگر اب تو اون کے حوصلے بہت بڑھتے جاتے ہین۔ چنانچہ سرحدی چوکی کے متصل پچھلے دنون مین ڈاکہ پڑا مارا جس مین ۲۰وین پلٹن پنجاب کا ایک سپاہی سخت مجروح ہوا۔ لٹیرے لوگ تین رائفلین [illegible] کچھ سامان گولی بارود ایک سنگین وغیرہ لے بھاگے۔ پھر دوسری جگہ مین پانی کی چوکی پر حملہ کیا۔ [illegible] کہ لٹیرون کا ابتک پتہ نہین۔ اور ذرا [illegible] دیکھئے کہ جب حملہ کرتے ہین سرکاری فوج ہی پر حملہ کرتے [illegible] کچھ نہ کچھ نقصان پہنچا ہی جاتے ہین۔ ایسی بھی [illegible] نہین ۳ افراد جنھون نے سرکاری فوج کو سمجھا کیا ہے جب تک فوج کے سپاہی طرح دیتے جاتے جب ہی تک یہ باتین ہین۔ جس دن یہ لوگ ہاتھ پاؤن ہلانے لگے اوس دن کچھ بن نہ پڑیگی۔ لاکہارٹ کے چل بسنے سے شاید سرحدی وحشی یہ سمجھ لیا کہ اب تو میدان صاف ہے۔ دل کھول کے مارو۔ یہ خبر ہی نہین کہ جنرل لاکہارٹ عدم آباد بھی ایسے غافل ہونگے اگر اوضرن نے دیکھ لیا [illegible] صادر فرما دیا تو وحشی زمین دوز ہو جائینگے

[illegible] کی [illegible] سرکار [illegible] ہے

پردہ کیا چیز ہے

آجکل کچھ ایسی ہوا بدلی ہوئی ہے کہ جو پردے کے
پردہ کی برائیاں بیان کیجاتی ہیں۔ وہی لوگ جو اپنے
کو خیر خواہ قوم مشہور کرتے ہیں۔ وہی قوم کی
عزت اور آبرو کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کی دیکھئے بڑے
کا مخالف ہے اور کمبخت اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے
مرتے ہیں۔ اپنا ایمان تو پیر نیچر پر سے تصدق کر کے
ٹھکانے لگا دیا۔ اب دوسرے مسلمانوں کے دین و
ایمان کو بھی برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ان مستورات کو
اپنی ماں بہنوں کو باہر نکالنا ہے تو شوق سے جب تک
لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ تو لا مذہب پہلے ہی سے
... اگر ان حضرات نے اپنی عورات کو بے پردہ بازار
میں لا دیا تو کیا ہوا مگر غضب تو یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ
اوروں کو بھی کرسٹان بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بعض
وحشی ان میں کان ملانے لگے ہیں اور رفتہ رفتہ انہی
... کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ اور لطف یہ کہ پردہ کو افلاطون
کمدستی کا سبب ... ہزار کہا کہ جب تک ہم میں
پردہ کی رسم ہے ... ہم کبھی ترقی ... جا سکیں
... ترقی ...
... لوگ چاہتے ہیں کہ ... گھر میں
... کھا کر اور عورتیں ... کھلا لایا
... یہی کہتا ہو کہ پردہ کیا چیز ہے۔
... مشہور ہو پردہ وہ چیز ہے کہ جس سے ہر شخص کی عزت
پردہ رہتا ہے ... کے فساد ... پرورش ...
... یہ ... مردوں ... خیال نکالیں ... پیچھے لیو کے
... جاتے ہیں اس سے آدمی محفوظ رہتا ہو
... پردہ وہ چیز ہے کہ جس سے ... تیاری ہو
... عزت ... تک کیا تھا ...
... یہ لوگ ہمارے ... بیٹیوں کو بھی ...
... تو ... اپنی عورتوں کو ...

لفٹنٹ گورنر کی چوٹیں

کانپور کے بلوہ کے متعلق حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے
خوب چہان بین کر کے پہلا قصور مقامی افسروں ہی کے
سر تھوپا۔ وہ فرماتے ہیں کہ سول سرجن کی جہالت اور
بیجا ہٹ سے یہ واقعہ پیش آیا۔ انہوں نے جس مریض
کو سیگریگیشن کیمپ میں لیجانا چاہا تھا اوسکے وارثوں
نے یہ درخواست کی تھی کہ آپکو گھر سے علیحدہ ہی رکھنا
منظور ہے تو ہم اپنے مکان کے قریب ایک علیحدہ جگہ
ایسی بتائے دیتے ہیں جو آبادی میں نہیں ہے اور ہے
بھی صاف۔ آم کے درختوں کا سایہ بھی ہے مگر سول
سرجن صاحب نے اپنی ہٹ کو نچھوڑا کپتان سیلی صاحب جو
عاموں کے خاص ... تھے انہوں نے بھی سفارش
کی مگر سول سرجن کے سر پر ہٹ کا بھوت ایسا سوار
ہوا کہ انہوں نے سوا انکار کے اور کسی بات کیلئے گردن ہلانی
ہی نہ سیکھی تھی اور کھینچ تان کر کے آخر ...
میں لے ہی گئے ... اوس وقت انسانیت سے کام
لیا جاتا تو یہ واقعہ نہ ہوتا۔

پولیس علیہ الرحمہ کی نسبت حضور ممدوح

فرماتے ہیں کہ پولیس کی بے پروایانہ اور بیجا بانہ
حرکتیں کیں جن سے رعایا بد دل ہو گئی۔ والنٹیر
فوج کے طلب کرنے پر بھی حضور ممدوح نے اعتراض
جڑا ہے۔ اور واقعی یہ کتنے غضب کی بات ہے
کہ کافی طور پر ملٹری فوج کے ہوتے ساتے
والنٹیر فوج کو بلایا۔ اس سے ایک تو ملٹری
فوج کی سخت ہتک کی۔ دوسرے رعایا میں
سخت تشویش پھیل گئی

جس مجسٹریٹ نے رعایا کے سروں کی طرف فیر
کا حکم دیدیا اوس کی نسبت بھی حضور ممدوح
فرماتے ہیں کہ یہ بالکل بے قاعدہ کارروائی کی
گئی عجب نہیں کہ حضور ممدوح کو فرمانے پر گورنمنٹ ...

کانپوری گڑبڑ

کانپور کے حالات جو ... گورنمنٹ کے ساتھ کارروائی کرکے
اوس سے تو لوگ واقف ہو ہی چکے۔ اب جو گورنمنٹ ... ساتھ
سلوک کر رہی ہے اوس سے بھی واقف ہونا چاہیے۔ بلوہ کے دو تین
روز ... ہی بعد سے وہاں نفسی نفسی کا مضمون ہو رہا ہے
جو گناہ گار تھے وہ تو رفوچکر ہو گئے اب اون لوگوں کی شامت
آ رہی ہے کہ وہ شہر چھوڑنے کے قابل نہ تھے۔ اللہ کے آگے
بادشاہی بھی ... نہیں۔ اگر جیوں کے ساتھ گھن
پستا تب بھی خیر مضائقہ نہ تھا۔ غضب تو یہ ہے کہ جتنا
... ایک آدھ ہی ہے باقی سب گھن ہی گھن ہیں۔ اگر
... کو فرصت ... واپس ہوتے ہوئے ایکدفعہ خود کانپور
میں اسی دیکھ بھال کیلئے اتر پڑتے ... تحقیق کرتے
تحقیق کریں۔ وہاں دو تین معززوں سے گفتگو کی
ہو ملے۔ اون سے جو وہاں کی کیفیت کہہ کر ...
... جو اسوقت قابل اظہار نہیں۔
انشاء اللہ آیندہ کسی نمبر میں اوسکو شائع کرکے لوکل
حکام کے کان اسطرح کھولیں گے کہ پھر انہیں ...
سننے کیلئے کبھی کان ملنے کی ضرورت نہ پڑیگی اس وقت
صرف اتنا بتلائے دیتے ہیں کہ ۱۱ ... تک ۷۶۲ آدمی
گرفتار ہو چکے تھے۔ اوسوقت تک کسی ملزم کا فیصلہ
نہیں ہوا تھا۔ اب مقدمے ہونے لگے ہیں اون کے
نتیجوں سے آیندہ اطلاع دیجائیگی۔

بلوہ کے متعلق جس ... کارروائی شروع ہوئی ہے
وہ تمام ... ہرگز نہیں۔ جب حضور لفٹنٹ گورنر
بہادر وہاں کے سول سرجن اور مجسٹریٹ پر بیجا کارروائی
کا الزام لگا چکے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ اسی ...
میں اون کو نہ ... گیا۔

فی الحال اس کے سوا اور کیا وجہ سمجھی جائے
کہ وہ اعلی عہدہ ... ہیں۔ اور سب سے بڑی بات
یہ کہ یورپین ہیں۔

کٹ کٹ کے لڑینگے

بوئر شیر اپنے خون ... بہت سے نئی گورنمنٹ کے تار ... شروع کرنے ... ون کو پڑھ پڑھ کے ... دولت کی ... کھل جاتی ہیں دلون میں غرور و جوش پیدا ہوتا جاتا ہے ... جب ... جو انگریزی ہندیون کے ... ہیں ... خبرین جو آجکل ہمکو سنائی جا رہی ہیں اون سے ... یہی ... کر لیا ہے کہ بس اب کوئی دم میں آخری فتح کا ... والا ہے - ہمارے بہادر ... تمام ... کو فتح کرکے ... ملک دین کی تمام ... اپنی شجاعت و ہمت اور انگریزی اقبال کا ... سکون خبرین پر غور کرنے سے ہی پایا جاتا ہے کہ ... دوست کو ہمارے بہادر ... جوش شجاعت میں ... منہ زور گھمنڈ ... کیطرح آگے ہی ... چلی جاتی ہیں لیکن ... سینہ زوری ... حال میں بھی ... کی فوج ... پیچھے ہٹتی چلی جاتی تھی ... ون ... میں کوئی ... مستند معلوم ہوتے ہیں ... اور نہیں ... کا ... وہ کمبخت خوب دل کے ارمان نکالینگے -

سالگرہ سے گرہ کشائی

خدا ہماری ... ملکہ قیام دنیا ... بیچے تک سلامت ... اقبال سے انگریزی ... ہو رہی ہے - جنگ ٹرانسوال میں بھی اسکے اقبال ... بہت کچھ سہارا لگایا - اگر ... کا سہارا نہ لگاتا تو وحشی ڈچون سے ... سر ... نا ممکن تھا - اون ... نے ایسی بیہودہ حرکتیں کی ہیں کہ جنگی افسرون کا بھی ... چھوٹ گیا - قریب تھا کہ ہماری بہادر ... بھی ... پڑ جائیں - ... خطی اور دل ... سیستان کا ... بن جائے مگر ہماری بہادر ملکہ کے اقبال نے ... میدان ... رکھا - ... دل و جان سے آپکے نام نامی پر قربان ہوتی تھیں جیسے کہ مردہ دل عاشقون کو معشوق کا خیال اون کی ... سے بھی زیادہ زندہ رکھتا ہے - ایسے ہی ہماری پیاری ملکہ کا خیال مردہ فوج میں بھی جان ڈال دیتا تھا - چنانچہ ... کہ فوج بہت روز ... دریا ... کو عبور ... زور لگا رہی تھی مگر کوئی صورت ... نہیں ... تھی سب تدبیرین اسی ... رہجاتی تھیں اسی ... حضور ملکہ معظمہ کی سالگرہ آئی ... جوش سے ... ایسا ... دکھلایا کہ ... دریا کے ... رہجا ... نہ ...

بوئرون کی خوش اعتقادی

بوئر ... انجیل ... تعصب نہیں ... وہ ہماری قرآن شریف کو بھی آسمانی کتاب ... اور خالی سمجھتے ہی نہیں بلکہ اوسکی عزت بھی کرتے ہیں اور ... بھی ... کی نہیں کرتے بلکہ اوسکو نہایت متبرک ... خاص خاص موقعون پر اوس کی برکت بھی حاصل کرتے ہیں جیسے اور نہیں کوئی بیمار ہو جاتا ہے تو وہ اونہی مسلمانون سے کلام ... سنواتے ہیں جسکی بے پایان برکت سے اوسکو شفا حاصل ہو جاتی ہے - عجب نہیں جو ہر فوج میں اونھون نے ... پانچ حافظ بھی ... رکھ چھوڑے ہوں کہ جنگ کے وقت وہ کلام مجید پڑھ پڑھ کر فوج پر دم کر ... یا بہت ... وقت کلام مجید کی ... جوش دلانے آیتیں جوش و خروش کے ساتھ پڑھ پڑھ کر فوج ... سناتے ہیں - غالبًا یہی وجہ ہوگی کہ اکثر ... فوج فوج کے ... قدم جم گئے - ... اونھون نے ایسی ایسی شکستیں کھائیں کہ ہماری فوج کا منہ پھیر پھیر دیا - مگر یہی فوج تھی جو اون ... ساتھ ... رہتی تھی - کاش ہماری بہادر ... کو بھی گورنمنٹ ... مجید ... تو ... جوش شجاعت دو چند ہو جائے ... سارا ...

واہ کیا تہذیب ہے

پارسی قوم ... انگریزون کے قدم ... تھی ... عورتون کے ساتھ بھی ایسے ہی سلوک کرتی ہے ... کرتے ... ہندوستانی ... کے ساتھ سلوک کرنے میں ... قوم بھی کرتی ہے - ویسی ہی ... ویسی ہی خیالات - ویسی ہی ... مگر ابھی تک ... تمام مردون ہی کی طرف سے سلوک ہوتا تھا ... عورتون کیطرف سے ... ساتھ کرتی ... سلوک کبھی نہیں ہوا تھا لیکن ... قوم کی ...

ہرجانہ کیا جرمانہ بھی چاہیئے

پارسی لیڈی نے جو نسبتی خاوند پر ... ہزار ہرجانہ کی نالش دائر کی ہے ... لوگ ... ہیں - ... تاوان کیسا ... شادی ... مرد و عورت کی خوشی ... ہے - دل ... طبیعت ... کر لی ... نہیں تو ... دولت ... کہ ... کرو ... اگر واقعی ... لیڈی صاحبہ کا ... ہوا ... مگر ... وہ ہرج ... ہے کہ ... انکا ... نہیں ...

بے ہرج کا ہرجانہ

انگریزی قانون نے ہندوستانی لیڈیون کو ... کے ساتھ ... بلانیکا بھی خوب موقعہ دیدیا ہے اگر اونکا کوئی ... بیاہ کی ... پر ... اور ... کے ... اونکے ساتھ ... ہوگا وعدہ کرلے اور ... مین ... کرے ... صاحبہ بلا وعدہ ہرجانہ ... ڈنڈا ... سکتی ہین - ویسی ... تو اس ... کی ... مگر نہیں وہ انصاف کی نظر سے ... ہرجانہ ... کسی ...

معرکہ آرائی

مدت سے لگ رہی تھی لب بام آرزو کی
تھک تھک کر گر پڑی نگۂ انتظار آج

اُف اُف اُس عاشق بدنصیب کی بھی مایوسانہ حالت کس قدر قابل رحم ہے جو معشوق ہرجائی کی نا قدردانی کے ہاتھوں یاس و نا امیدی کی دشوار گذار راہوں سے گذر کر شہر خموشان کے بسانے کا ارادہ اپنے دل میں مستحکم کر چکا ہو۔ یون تو ہزارہا ایسے ہیں جنہیں لاکھوں حسرت نصیب نظاروں کی تصویرین چوٹ کھائے ہوئے دلوں کے ساتھ جو کچھ کر جاتی ہیں ان کے دل ہی خوب جانتے ہون گے لیکن اس وقت کے سین کو مایوسیوں کے ساتھ اس بلا کی مناسبت ہو گئی ہے۔ کہ دیکھنے والے اف کر کے دونوں ہاتھوں سے اپنا دکھتا ہوا کلیجہ تھامے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اس کمبخت کو دیکھئے جسکو مدتوں تک ذلت و خون کر دینے والی مصیبت۔ ہجر کی جھڑکیاں دینے والی اذیتین سہنے کے بعد بھی کوئی امید بندھانے والا فقرہ کسی لب جان نواز سے سننا نصیب نہ ہو سکا۔ اسکی دلی آرزو اور تمنائین حسرت اسکے ویران کدۂ دل میں گھٹ گھٹ کر جان بلب ہو رہی تھیں کس بیتابی کیساتھ دم توڑ رہی ہیں۔ بیچارہ دونوں ہاتھوں سے زخمی جگر تھامے عجیب حیرت و حسرت سے ٹکٹکی لگائے اور ہر بار آنکھوں کو تکلیف دیکر تکتا ہے کہ شاید ان ہی دریچوں سے جانِ مراد کے جلوے کی جھلک دکھائی دیجائے۔ ان حسرتناک سامانوں نے اسکے مستقل دلپر گو کیسا ہی زبردست اثر کیوں نہ کیا ہو لیکن اس نفس کے بچے نے اپنے ہی جذبات کا مدلیلہ اور دم بخود دشتِ حیرت بنا ہوا ہے کیونکہ وہ بیچارہ دلِ آنکھوں سے برستے ہوئے آنسو

نے گو کتنی ہی باہر نکلنے کیلئے دل مچلکر کوشش کی لیکن استقلال کے سامنے ایک بھی نہ چل سکی اندر ہی اندر پی لئے گئے۔ سینکڑون آنسوؤن کا گھونٹ زہر بنکے اترا ہے۔ دل سوزان کے ٹھنڈا کرنے کو یہ گرم پانی ہے۔ جلتے امیدون کے سہارے پر زندگی کے دن کاٹنے والون کے واسطے یاس بھی وہ نرگس قیامت کی دل توڑنے والی چیز ہے جسکے ایک ستم ڈھانیوالے برقی اثر سے بیخود ہو جانے والے مایوسی کی حالت زار میں جان سے گزر جانیکو تیار ہو جاتے ہیں اس خیال سے کہ اسکی بھیانک و منحوس صورت پھر نظرون کے سامنے نہ آئے کفن سے منہ چھپا چھپا کر عدم آباد کی راہ لینے کا تصور دل میں جم کر لیتے ہیں آہ حسرتوں کے منحوس ہاتھوں سے ستائے جانے والون میں سب سے زیادہ قابل رحم و مصیبت زدہ وہ دل ہے جو اپنے قابو سے نکلکر دوسرے بیوفا سنگدل ظالم کے قبضے میں چلا گیا ہو جسکے ایک تغافل سے میں اسکی تمام دلی آرزوئین اور امیدین بند ہو کر رہ گئی ہون حضرات ناظرین آپ جان تو ضرور گئے ہون گے کہ ایسا خود رفتہ ہاں لکھنے والے کون شخص ہیں ؟ وہی جو دلدادگان محبت کے کمبخت لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ جن کی نا امیدیون اور مصیبتون کے حسرتناک تذکرے آج تک آپکے جیسے دلون کو تڑپائے بغیر نہیں چھوڑتے۔ جنکی بے بسی و مجبوریون کی پر درد کہانیان زخم دل پر نمک۔ و رگ جان پر نشتر کا کام کر جاتی ہیں جنکی بد نصیبی نازک نازک کلیجون اور بات بات پر ہر گز دُکھنے والے دلون کو فولاد سے زیادہ کڑا اور پتھر سے زیادہ سخت بنا دیتی ہے۔ واقعی ان قسمت کے ماروں کی حالت ہے قابل افسوس ہے۔ وہی نزاکت بھرا بیچل سا چہرہ جوانی دلکش خوبیوں سے ایک عالم کے دلوں میں جگہ رکھتا ہے ستم کا نرگس قیامت کا غارتگر اکثر کلیجون کو چھلنی چھلنی کر ڈالنے پر مستعد ہو جاتا ہے۔

پھبوبی اور اسی صورتون والے اور مزاج اکثر ان منچلے دلوں میں جگہ پاتے ہی کچھ اس قیامت کے ستم ہو جاتے ہیں کہ آپکی توبہ۔ خدایا تیری پناہ یہی ہے کہ ان حسرت نصیبون بد قسمتون کے سیکڑون ارمانون کے نازک نازک سے صبح سویرے شام تک اور نا امیدیوں کی کثرت سے ملول ہو ہو کر جلتے ہیں اور جنکے کانوں تک خبر تک بھی نہیں ہوتی ایک نگاہِ غلط انداز کے انتظار میں اپنا حشر بپا اور دل بیٹھ میں ہے دونون ہاتھوں سے کلیجے کو سنبھالے بیٹھے صرف اسلئے کہ شاید کوئی مسکرا کر ادھر دیکھا ہی چاہتا ہے۔ مگر وہاں بجائے التفات نیز انداز سے منہ پھیر لیا گیا۔ کیا ہے مستقل کی تمام امیدون کے ہرے بھرے لہلہاتے باغ ستم کی ہواؤں سے خاک میں مل کر رہ گئے۔ اور خود حسن نے ادھر منہ پھیرنے کی اجازت ہی نہ دی۔ زلف جانان کے سودائیون کی وحشت کا رنگ۔ تیغ ابرو کے شہیدوں کے زخم جگر۔ چوٹ کھائے دلوں کی تڑپانے والی جو کیفیتیں آنکھیں۔ لیلیٰ نگہوں کے مست و سرشار عاشقوں کی محبت کس بلا کی رقت آمیز تصویرین ہیں۔ کہ سید رو سیاہ رو بھی بغیر آہ کئے نہیں رہ سکتا۔ خوب ہوسکے کلیجوں کو تڑپا دینے والی آہیں۔ گھائل دلوں کے نالے پیچ شکن کے کھٹکے والے تڑپا دیتے۔ اگر وہ ساحر میں کامیابی دکھاتے ہیں تو اپنے ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں کیلئے پتھر کا کلیجہ فولاد کا دل رکھنے والے بیشک ہر شوق یا طبیعت فراق صنوبر بیان کر سکتے ہیں یہ بالکل نہیں کہ زار زار دل بھی کس بلا کا پتلا ہے جسکی سکھ چین کر دینے والی نیرنگیون کو بس وہی لوگ اچھی طرح جان سکتے ہیں جنکے لہو لہان پہلوؤں میں یہ تڑپ تڑپ کرنے نے سنگ نے کھلا کر چکا ہے جنکے سینے میں وہ قیامت خیز

بھری ہوئی دھشت میں ان آنکھوں کی حسرت بھری ہوئی
ملکی افسردگی جو دکھ رہی ہے کہ انقلابات زمانہ کی گردش
سے دلکش رنگ بہار ابھی سے شگفتہ کرنے میں
کامیاب نہیں ہوتی تھا اسی لئے ان کی بجھتی
ہوئی سی حالات کی آنکھوں سے اشارہ کرتی ہیں
یا میں کہ کاش کہ ایک بار۔ علاوہ اسکے ذرا
اسطرف بھی متوجہ ہو کر دیکھئے۔ دیرینہ سن کے
عیوب بہت ثابت ہوئے کیسا ہی نیک ہو لو جیسے
کیوں نہوں۔ لیکن بس بدنصیب دکھی بھری سرزمین
کے بسنے کے خیال میں جیسے دنیا ماں جیسا سمجھے
تب بنا کر مطلق خبر نہیں ہوتی۔
اس بدنصیب شہر پر نظر کیجئے جسکے ہستی [illegible]
دل میں کسی کا قرار۔ مرنے کے وصل کی تمنا [illegible]
اس زمانہ سیاسی ہوتی ہے کہ وہ اس قدر نازہ
سیر و شاد باغ کو نظر بھر کر دیکھنے کی اجازت ہی
نہیں دیتیں۔ خدا جانے کہاں کہاں سے اور کیسے
کیسے ارمان آ بہرے ہیں کہ کاہے کو سر اور خاک کی
مہلت نہیں ملتی آہ۔ انکی خیالات کا سلسلہ ٹوٹ ہی گیا
کہاں خدا جانے کیا تھا کہ مایوس کرنے والے نظروں
انہیں یاد دلادو کہ وہ [illegible] زمانہ
تصلیں پیش کرتا ہے جن میں یاس اور نا امیدی
کے بہرے بہنے رنگ کی دلی [illegible] کی کرن
توڑ توڑ کر [illegible] ہیں
خون جگر و لخت دل [illegible] پیش کیا تھا اب
اس وقت کے مارے کی مصیبتوں کا کیا پوچھنا ہے۔
جیسے دونوں ہاتھوں سے کلیجہ پکڑ لیا۔ اور ٹھنڈی
سانس بھر کر بولا ستم ہمارے ہاتھ سے تنگ آ گئے
یہی حال ایسا کرتے ہیں: بھوری [illegible]
قسب ہوتے ہیں: [illegible] ارمان جو ایک مدت سے
کسی دل میں [illegible] جگر [illegible] جو حسرت
جس کو لخت دل [illegible] پیش کیا تھا [illegible]

دیکھو دنیا میں لٹ گئے۔ مسافر منہ سے نکل گیا س

مت سے وہ رنگ رہی تھی لب بام لگی
تک مکھڑے کے گرد بھی نگہ انتظار کی

رباعی

پاس قسمت میں ہو حسرت دل ناکام ہے
موت مانگی تو قضا کہنے میں آرام نہیں

ایک جگر داغ نگار رضائی [illegible] دہلوی

داناپور کا محرم

داناپور چھاؤنی پٹنے رمضان کے نماز کی و رونق
کے بعد یہی جوانی ہی ہیں شہر شاد باش مرحبا دلشاد
محرم ہے محرم۔ یعنی محرم الحرام۔ [illegible] حضرت
[illegible] امام حرام [illegible] امام حرام
[illegible] عشرہ محرم سب لوگ اپنی
اپنی دولتیں غم امام میں [illegible] شہدا پر تصدق کرتے
ہیں۔ اور کہیں تعزیہ داری کہیں سبز پردہ داری۔
کہیں نقارے کہیں اکھاڑے۔ کہیں مرثیہ خوانی
کہیں گریہ و زاری کہیں وعظ و نصیحت کہیں مجلسہ
کہیں روٹی کہیں شربت کہیں چائے نوشی
[illegible] مہینہ میں [illegible] وہ عورتیں سبز پری
[illegible] بعض [illegible] متولیان وقف پرستی
خدائی [illegible] زر کثیر [illegible] صرف
[illegible] مرثیہ خوان بھی [illegible] چھری کا سا
صاف [illegible] میر انیس کے کلام سننے کے [illegible]
کس کس طرح [illegible] جاتے ہیں [illegible] تحسین [illegible]
[illegible] تحت الثریٰ کو جاتے ہیں [illegible]
[illegible] اپنی [illegible]
ابھی [illegible] نہیں ہوتے سامعین کا کیا ذکر
ہم تو سمجھتے ہیں کہ [illegible] سوئی کا گھر اپنے ہی
[illegible] شام کو [illegible] کا بندہ ہے [illegible]

شیطان کا بندہ۔ بس کیا ہے۔ باپ دادا کا مال جمع کر کے
بڑے مزے اڑاتے ہیں۔ ٹہلتے ہیں کاٹتے ہیں کسی [illegible]
کو پاس گرد و پیش نہیں [illegible] یہاں تو آرام سے گذرتی
ہے۔ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ بہتر ہے کہ مہربان اسکی
جانب توجہ فرما کر [illegible] امام میں
خرچ کریں۔ ورنہ [illegible] انتظار [illegible]
پبلک پر ظاہر کر دونگا اسوقت [illegible]
البتہ جو طوق غلامی امام در گردن ہوئے ہیں۔ کھاڑے
نکالتے ہیں۔ خوب خوب [illegible] بانے [illegible]
گتکے وغیرہ وغیرہ کے ہاتھ دکھاتے ہیں۔ خلقت [illegible]
پڑتی ہے۔ شام سے صبح ہو جاتی ہے۔ مگر اس [illegible]
[illegible] کچھ بے لطفی سی ہو گئی۔ تاریخ ساتویں
کی گشت [illegible] کو بھی لال [illegible] کے
منہ سے [illegible] ایسی [illegible] رٹ لگائی کہ [illegible]
امامی [illegible] کو جاتے [illegible] فریادی [illegible]
کر [illegible] باوجود [illegible] کے [illegible]
خشک ہو گئی ایک [illegible] ہو گئے [illegible]
تھا۔ یاروں کو امام کے دیکھنے کا خوف ہو گیا۔ بانی [illegible]
کا قافیہ تنگ ہو گیا اپنے کئے کی سزا [illegible] کا نقشہ [illegible]
آنکھوں [illegible] ہو گیا۔ تمام رات کروٹیں بدلتے گذر گئی [illegible]
کر کے صبح ہوئی [illegible] امامی [illegible] کا استقبال
کیا گیا۔ منادی کے [illegible] دستور [illegible] جیسے ہی [illegible]
کرو۔ ہم [illegible] ہمارا [illegible] لوگوں کے [illegible]
ٹھنڈے ہو گئے۔ [illegible] اپنے معمول [illegible]
اظہار غم امام میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

درست انصاف سے انکی ... مشہور ... ہو رہا ہے
عجیب عالم دکھا رہا تھا۔ کثیر التعداد جنکی نظر کو بیچی
تماشبین کے دیکھنے مین ... بندہ کی تھی ماشاءاللہ
سچ تو یہ ہے کہ دانا پور کی رعایا کی قسمت جو پرا گئی ہے
کبھی ایسا حاکم عادل ہر دلعزیز بے تکلف نہ دکھایا تھا۔
نہ آئیگا۔ یاد و خوب منادو شاد خوب۔ ایسے حاکم کے
دور مین مزا نخرو ہوگئے اور خوش نہ ہوگئے تو کب۔ جہانی
پر بارہ ہے پوبارہ۔

مذاق

کسی ستمگار نے سوتے جگایا مجھکو

نقل

مالدار ح۔ ل۔ ی۔ چودھری ۔ از دانا پور

ہنسنا کچھ ایسی چشم کا دستور ہوگیا
ہی تھی خدا کی آنکھ سونا سو رہو گیا

محلہ ... کے گھر مین ایک نوجوان عورت جسکا لقب بیگم ناکھدا ہے اپنے ماں باپ کے مکان مین رہا کرتی ہے اسکا دل یار عمر حسن پر جا ایک ... قوم کا نوجوان آدمی ہے آیا ہوا ہے۔ اسکے فراق مین بیچینیون سے تنگ آکر ... روشن لوٹ رہی ہے۔ اب تک تو آفت نہ رسوائی کے خیال سے گھٹ گھٹ کر کڑیان جھیل رہی تھی اوسکی شرم و حیا اسکے دلی جذبات کو ابھرنے نہ دیتی تھی کبھی گھر والون کا ناجائز دباؤ اوسے دبا دبا کر رکھتا تھا کبھی خیال یار پاس رسوائی منتین کرکے اوسے ضبط کا عادی بناتا تھا کبھی شرم و حیا پر ... کر سنبھالنے کا سبق پڑھاتی تھی مگر اسوقت جبکہ ... کر رہی تھی ... صرف خیال یار تھا یا ... بدقسمتی ... خیال یار کر وہ سمجھ چکی تھی کہ میری زندگی کیا ہے ... ہے۔ بدقسمتی سے وہ بھی واقعات کے لحاظ سے ... دامن کا ساتھ لئے ہوئے تھی اور ...

یہ دونون ... نے ... عمر حسن ... کی کوشش کرنا ... موقع نہ تھا اسکے خیال کے آتے ہی صبر و استقلال نے اوسکا ساتھ چھوڑا اور وہ اپنی بیکسی پر تنگ آکر پھوٹ پھوٹ کی رو رہی ہے اور بیچاری آفت زدہ ... کبھی جنون کا زور ہوتا ہے بال نوچتی ہے کپڑے پھاڑتی ہے کبھی تقدیر پر الزام دیتی ہے۔ خدا کے ... ہے۔ تونے کیا کیا تم ... ہی ... ہائے آسمان تو ہی میرے ... آئے نہین تو تو میرا دشمن ہے۔ تونے ... کیا کیا جو میرے ساتھ کریگا ... میں پھر اپنے پیارے عمر حسن کی کسطرح صورت دیکھون۔ اے خدا تو ہی ... مدد کر اے خدا ... کے صدقہ ... کام آ کہ ... عمر حسن کی کشیدہ ابرو ... میری مشکل کشائی کر ... خیال ... کسطرح مجھے اسوقت ... بیٹھا مگر نہین وہ ایسا سفاک نہین۔ ہائے کیا میری حالت کی عمر حسن کو خبر نہ ہوگی ضرور ہوگی۔ لیکن وہ یہان پہنچے تو کسطرح پہنچے اونہین بھی تو اپنی رسوائی کا خیال ضرور ہوگا۔ میری ... غیر مقدم بھی ... سکیگی۔ پھر کیا فائدہ ... ہائے تو ... کیون نہین۔ مین اونکی صورت ہی دیکھ لیتی مگر وہ بیچارہ بھی تو مجبور ہین چلے ... مجھ جیسا مین مجنون دونون مبتلائے درد و غم۔ پھر کیا صورت ہو۔ ... کیون ہین۔ اون کے دشمن ایسے ہوتے۔ ہائے بدنصیبی نے انکو بھی پریشان کیا۔ بیٹھے بٹھائے لعنت کا سودا مول لیا ہائے جب وہ میری حالت سنین گے تو انپر کیا گذریگی۔ کیا مجھپر ملامت کرینگے نہین نہین وہ میرا دل سے قدر کرنے والا ہے۔ وہ میرے دکھ درد کا شریک ہے۔ وہی میری زندگی کا سبب ہے تو کیا وہ مجھے بھول جائینگے۔ توبہ کرو توبہ ہرگز نہین۔ اچھا پھر وہ یہان کیون نہین آتے۔ میری صورت سے نفرت ہے۔ غرض کہ ... بیچاری اسطرح خیال ...

ہے یا نہین کرکرکے مصیبت کے دن کاٹ رہی ہے
پری پیکر ... جاتے ہین مضمون
ہماری شوخی تحریر دیکھیے

مذاق

ستم زدہ ... آفت ... از ...

عالی حوصلگی و ہمدردی

کچھ دنون سے جو ہندوستان جنت نشان قحط کی وجہ سے روز قحط نشان بنا ہوا ہے۔ اور ایک قحط نشان بنا ہوا ہے۔ اور ایک قحط ہی کیا ہزارون ظلم و حوادث کا ایسا سامان ہے کہ پھر بھی قحط کا زور ہے بھاری ہے یہ قحط عالمگیر کروڑون بلائے ایک ہے۔ جہان کا جہان ... پاس کر ... ہماری گورنمنٹ عالیہ کی توجہات ناظرین پر مخفی نہین ہین۔ انکے ... بہادر اور ... بہادر دونون ایک سے ایک بڑھ کر ہین۔ انکی کارگذاریان اور ہمدردی تمام عالم کے دلون پر نقش کالحجر ہین۔ اور ... انہین جہان تک جتنا کچھ کرنا چاہئے تھا اوسسے ... اونکے ... حاکم ہو تو ایسا ہو۔ اللہ تعالی ہماری گورنمنٹ کو اوسکی رعدل و رعیت پروری کا ... اور ایک ایک کے عوض لاکھ لاکھ کرے۔

اب ... اور ... یان یورپ کی طرف ہے انکی مہربانیان ... ہندوستان کو چاہیے کہ ان مہربانیون کی قدر دل سے کرے ... مہربانی کو ... بہت ... پر ... ان لوگون نے خالصاً مخلصاً للہ ... ہماری گورنمنٹ جہان تک احسان کرے تھوڑا ہی سمجھا جائیگا۔ ... ہندوستان ... قیصر کہلاتی ہے ... اگر ہندوستان (خدانخواستہ) ... تو پھر کہان کی قیصر کہلاتی۔ المختصر ... یورپ ...

شہنشاہ روس کی قدردانی اور تربیت قابل قدر و لائق داد تھی۔ جناب شہنشاہ جرمن دام اقبالہ کی قدردانیاں قابل رشک ہو رہی ہیں ترکیب کے متعلق نے مسلمانوں کے دلوں پر جو اثر کیا ہے اس کی نسبت کچھ کہنا عبث ہے۔ اور جیسا ہمیشہ کے ساتھ ترقی فرمائی ہے انشاء اللہ دن دونی رات چوگنی ترقی ہوئے۔ بالآخر امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان سلطان عبد الحمید خان غازی دام اقبالہ و اجلالہ نے ہمیشہ اپنی مملکت کو ہر طرح کی آفت و مکان سے محفوظ فرمایا ہے۔ ہمارا یہ کام بجا قابل قدر ہے کہ ہمارا خلیفۃ المسلمین کے سلطان مسلمانوں کا سرکردہ ہے اور ہمیشہ جہاں تک ممکن ہے تنہا مملکت اور رعایا کی خیر خواہی کی طرف اس کی توجہ رہتی ہے۔ اور دوسری ایک بات تھی جو ادھر بھی متوجہ ہو تے ہیں۔ ہمت و استقلال سے وہ کام لیا ہے کہ بادشاہ و رعیت دونوں کے دل اس سے پہلے سے زیادہ خوش اور بامید ہیں۔ اور ہماری امید و آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جوہر قابل کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ سلطان عبد الحمید نے ہمیشہ اپنی رعایا پر رحم فرمایا اور ہر قدم پر ان کی بہتری کا خیال رکھا ہے اور اپنے دلیران ملک کو مستعد کیا۔ بہت خوشی ہے کہ ہمارے ترکی بھائی ایسے شہروں میں بھی جہاں ان کو ایسی سہولت نہیں ہے وہ ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم ان سے امید کرتے ہیں کہ وہ ایسی ہی ہمت دکھائیں گے اور دوستی کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ دنیا کے دوسرے ملکوں میں جو ہمارے بھائی ہیں وہ ترکی کے ساتھ کیسا تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہندوستان سے اس چندہ میں ایک خاص کمیٹی قائم کی ہے۔ اور خود ترکی بھائیوں کی مدد سے ہمیں ساری امید ہے۔ یہ تو غیر معمولی بات نہیں ہے۔ اور کوئی معمولی چندہ نہیں ہے

چندہ تمام ہندوستان سے چندہ بہ چندہ جمع ہو گیا۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے ایک بڑے مسلمانوں کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ بادشاہ کا عطیہ ہے۔ برکت کے لحاظ سے وہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ سال بہ سال مژدہ ترکان فشاں ہو رہا ہے۔ آسائش بادشاہ نہایت شکر و احسان کے قابل ہے اور حضرت بادشاہ کو پارلیمنٹ میں پہلے تخت نشین کے لئے دوست دعا چندہ کرتا ہو۔ وہ کہا کس شاہ و دولت روس و دولت کو دیر تک اس سے ہیں۔ دونوں نے برابر جلال کے ساتھ صرف تعلقات رکھا اور ہندوستان میں ان کا اس سے بڑا مال جمع۔ خدا اس دولت لازوال کو ہمیشہ بحال رکھیں۔

میں دعا کرتا ہوں از طرف مسلمانان ہند آمین۔

خیر خواہ ملک و ملت عبد اللہ احمد خلیفہ

پیرس تھیٹر میں

ہائی ڈریس میں پیرس کے تھیٹر میں بیٹھنا تم جانتے ہو۔ بھلا کہاں ہم پیرس کہاں تم۔ یہ لوگ صحبت کے ایسے آدمی ہیں جو بچے کی طرح ذرا ذرا سی بات پر کہتے ہیں کہ ہم کہاں ہیں اور کہاں ہیں۔ سچ ہے اگر آدمی ہے تو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سے برٹش کونسل میں ہو۔ بہت سے لوگ بیٹھے ہیں کہ ہم بھی ہوں۔ ہمارا ادب بہت ہے۔ اسٹیج پر ایک بچہ ایک مرد کے ساتھ ہے۔ ایسی ہی نیم برہنہ عورتیں جو ہال میں بیٹھی ہیں۔ مسلمان ہیں۔ ان کے لباس ہیں۔ اور وہ نہایت شوق سے ہیں۔ ساتھ لے کر ترکی کی ٹوپی سر پر رکھی۔ اور بدن میں ہر طرح کی نشانی۔ میں آزاد ہوں۔ ہسپتال میں دیکھنے کے لئے ہیں۔ تکلیف اور رنج کے ساتھ ان کو دیکھے

درد دل کا رسم ہونا تو بہت تھا۔ ایک دن ہم نے شروع کر دی۔ بات ختم ہوتی ہے۔ اس سبب سے خلق کو ہم دونوں نے بڑی تعریف رکھتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ بعد ایسا ہی ہوا۔ آپ کہاں ہیں۔ ہم جناب سے کہتے ہیں۔ آپ کہاں ہیں۔ دیکھا ہم نے چپ کر دیتے ہیں۔ انہیں اپنے ہندوستان کا خیال ہے۔ ہم اس جگہ میں جہاں گئے۔ کیسا عمدہ تماشا ہے۔ پیرس دار السلطنت فرانس میں ہر روز واہ واہ شاباش کیوں نہ ہو۔ اگر آپ عقل و ہوش تو دیکھو ہم دونوں کا بھی گذر ہو۔ تو شراب کے نشہ میں یا شوق کے ساتھ دیکھو تو ہمارا دل۔

ملتے ہی کیا شہر ہے۔ ہزارہ روپیہ خرچ ہوا اور بہت آدمی بیٹھے۔ اور اس روپیہ پر سارا سیاں دیکھا گیا۔ بہر صورت کچھ بھی فرق نہیں۔ اور پھر جس میں نہ ہو۔ ایسی جگہ جہاں شراب بھی ڈالی گئی۔ اسی شراب کا نام ہو دنیا اور آخرت۔ دیکھا دین و مذہب کا خیال نہ دنیا کے جھگڑے ہیں۔ زاہد خشک نے قرار کیا ہو گا۔ کہتے ہیں یہاں کسی کو مال دار دیکھا اور لگا دیا کر پچاس روپیہ میں سو ایک کے حساب سے زکات دو۔ اور جو دو تو کچھ زیادہ ہی کم ہو۔ اور اگر کہیں کسی کا ہو حال تھا۔ پیرس سے نہیں ملتا ہو گیا۔ تو ہر کیا تھا فوراً سے جشن کا حکم لگا دیا کہ یہ شخص کا زنا ہو۔ بھلا پوچھو کہ کیسا تو لیا گیا۔ ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ملاحظہ کرتے۔ اور سب سفر کی خوشی کچھ نہیں۔ مگر یہاں تو ہم کو شیخ جنید صاحب کے باغ میں جناب فرانس کا مضمون ہے۔ یہ تو فرصت کے وقت کی باتیں ہیں۔ بچارے کو بیگانہ ملک جانئے۔ نسبت ہم آپ سے ذکر کریں گے کہ جیسے شیخ صاحب

ماہ پرستی کے اشتعال دلانے کی ضرورت - نہیں ہے - دوسرے محبت کوئی
محل نہیں - ساقی کا ایران مشرب کے جام [illegible] اگر [illegible] نہیں
کیا مجال کسی کی جو معترض ہو - پیر خانہ [illegible] خاموشی کیسی ع [illegible] کی بحث
تو تجھے ابھی نہیں والے یہاں آگئے اور اتقا [illegible] اقرار رکھ
طاق نسیان پر دیکھیے آگئے کیسے حسین نازک اندام با لطافت
چلے آتے ہیں - در میکدہ وا ہے - اندر وہ تو میکدہ میں چلی
گئیں - آئیے ذرا ان کی بھی سیر کریں - ہا ہا ہا یہ میکدہ
ہے یا جشن جمشید ہی ہے - آئینہ بند مکان ہے فرش پر تو
میز و کرسی لگی ہے - عمدہ عمدہ بوتلیں خوبصورت خوشنما
گلاس سجے ہیں - ایک تو آئینوں کی جھلکا جھک - دوسرے
بجلی کی روشنی آنکھوں میں چکا چوند ڈالتی ہے - میکدہ
ہے یا جشن جمشید ہی ہے - ہا ہا ہا وہ سامنے کی لائن جو گزر
رہا ہے ادھر کیا آ رہا ہے - لیڈیاں کیسے کیسے ناز و ادا سے
بیٹھی ہیں - دور جام چل رہا ہے - صرف اوس وقت تک
یہ عاشق زار جس وقت تک کہ ایک ماہ لقا [illegible] رستہ
لے کر آتا ہے گرد جمع ہیں - لیڈی لال گون چھایا ہے یا آنکھوں
میں سرسوں پھولی ہے - لال پری شیشے [illegible] یہاں آنکھ
سے دیکھی ادھر گلاس میں ڈالی کہ گلاس یاقوت
احمر ہو گیا - ذرا یہاں کی اعلیٰ قسم کی بیئر کا رنگ ہوا ہا ہا
دور پر دور چل رہا ہے - اب یہاں سے چلیے کافی تماشا
دیکھا ذرا [illegible] کی سیر کیجئے - یہاں کی ترکیب ہی جدا
ہے - یہاں کے سامان ہی اور ہیں - یہاں ایک دو کی گنتی
نہیں - دس پانچ کا شمار نہیں - واہ واہ واہ شہر کیا
ہے جام جمشید ہے - جمشید کو اپنے عیش پر ناز تھا - یہاں ہر
شخص عیش خود [illegible] کی حقیقت نہیں جانتا - مگر ابھی
یہ بھی نہیں معلوم ہوا اگر یہ سب عیش کی باتیں بنگلوں کے
سامان کیونکر قائم ہے - یا وجود اس [illegible] عیاشی اور
بیگمی کے یہ لوگ مفلس کیوں نہیں ہوتے - پنجابدر -
اچھو بیبی کی سفید گلی اور [illegible] والوں کو گزرے ہوئے اس سے
[illegible] تھا - یہاں [illegible] گلیاں اور
[illegible]

سفید گلی کا در آتا ہے - مسافر نوازی بھی ہوتی ہے -
غرض کہ یہ شہر مکلف نہیں ہے -

بہتیرے اسباب کی بہت کوشش کی کہ ہم خوب دریافت کر کے
مقامات کی شناخت کریں مگر ناکامی رہی - شاید آئندہ
کبھی کافی تجربہ حاصل ہو گر تو [illegible] قیام رہیگا -
ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے [illegible] پنجابدر [illegible]
صاحب [illegible] دہلوی [illegible] پنجابدر [illegible] فرمایا کرینگے [illegible]
موجب دلچسپی ہوگی - ہم اپنے سفر کے حالات اور پیرس
کی پوسٹ کردہ کیفیت [illegible] بعد ایک مختصر سفرنامہ
کے [illegible] تعالیٰ بعد واپسی ناظرین [illegible] پنجابدر
کے پیش کریں گے - اس وقت فرصت بہت کم ہے لہذا
معافی چاہتا ہوں -

نوٹ - ہم عزیز ناظرین پنجابدر کی خدمت میں
گذارش کرتے ہیں کہ ہم چار ماہ تک پیرس میں قیام میں ہیں
جن صاحبوں کو پیرس کے متعلق کوئی امر پیش ہو اوسکا
ہم بخوشی انجام دے سکتے ہیں - پتہ ہمارا دفتر پنجابدر سے
مل سکتا ہے -

[illegible]

ضمیمہ شوخ نگار - از پیرس -

ہائی اس عشق نے دونوں کو بنایا کافر
برہمن نام ہے میرا ہے بت پوجن انکا

مہاراج اومیر [illegible] پنڈت [illegible]
کے [illegible] نمسکار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الفت [illegible]

[illegible]

جاسوسوں کی رپورٹیں

لارڈ رابرٹس ریکانگ سے ۲۷ ماہ حال کو تار دیتے ہیں کہ ہم نے آج صبح دریائے وال کو عبور کیا۔ اور اب شمالی ساحل پر کیمپ قائم کیا ہے۔ صرف ہمارے وہاں پہنچ جانے نے دونوں ساحلوں سے کرنیکی کاٹون کو بربادی سے بچا لیا۔ ورنہ دشمن اس کام پر آمادہ تھے لیکن ہم نے اونہیں بھگا دیا۔ ہمارے صرف تین سپاہیوں کا نقصان ہوا۔

جنرل بیڈن پاول رپورٹ کرتے ہیں کہ ریکانگ سے بلاوایو تک کی ریلوے تعمیر ہو گئی ہے اور اب سامان رسد آسانی سے پہنچ جاتا ہے۔

رپورٹر نیوکیسل سے تار دیتا ہے کہ ڈچ بہت مستعد معلوم ہوتے ہیں۔ اور [illegible] بہت سخت ہو گئی ہے۔ [illegible] لینگ نک کی مورچوں کے استحکام میں مصروف ہیں۔ جنرل بلڈ ہارڈ کی ڈویژن نیوکیسل پہونچی۔

لارڈ رابرٹس کا ایک تار مظہر ہے کہ اغیوں کی ایک بااثر جماعت نے پریسیڈنٹ کروگر سے ملاقات کی۔ اور برٹش اتباع قبول کرنے پر زور دیا۔ پریسیڈنٹ کروگر نے جواب دیا کہ اس کا ماننا نہ ماننا کمانڈروں کے اختیار میں ہے۔

لارڈ رابرٹس [illegible] سے آج تار دیتے ہیں کہ ہماری فوج کے ایک حصہ نے کرنل [illegible] کے ساتھ [illegible] کے قریب دریائے وال کو عبور کیا۔ جنرل ایان ہملٹن کی فوج مقام [illegible] پر ہے۔ [illegible] کاٹون کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ دریا کے اس طرف کوئی دشمن نظر نہیں [illegible] باقی نہیں رہی۔

لارڈ رابرٹس ۲۹ ماہ حال کو دریائی کلپ سے تار دیتے ہیں کہ آج ہم نے ۲۰ میل کوچ کیا۔ اور اب جوہانسبرگ سے صرف ۱۰ میل کا فاصلہ رہ گیا ہے۔ دشمنوں نے ہمارا مقابلہ کرنے کی غرض سے مورچہ بندی کی تھی۔ مگر جوں جوں ہم آگے بڑھتے گئے وہ یکے بعد دیگرے مورچے خالی کرتے گئے۔ ہم نے انکو اسطرح گھیر لیا تھا کہ اونہیں بمشکل پانچ توپیں لیکر بھاگ جانے کی مہلت ملی۔ جنرل فرینچ اور جنرل ہملٹن کی فوجیں دائیں طرف شاید دشمنوں سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ کیونکہ دوپہر سے اسطرف سے گولہ باری کی آواز آ رہی ہے۔

جنرل بلر کی ڈویژن تین کالموں میں شمال کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ۲۷ ماہ حال کو مقام [illegible] کے نزدیک ہے اور جنرل [illegible] طرف سے اور جنرل [illegible] وکسبرگ سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

لارڈ رابرٹس کا تار مظہر ہے کہ [illegible] سے ہماری فوج کسی مصلحت سے چند روز کے لئے واپس بلا لی گئی۔ دوسرے رپورٹ مظہر ہیں کہ ڈچوں نے بار دیگر [illegible] پر بار دیگر قبضہ کیا۔

اخبار سٹانڈرڈ ۲۹ ماہ حال کے ریڈ فورٹ روڈ کے تار سے مظہر ہے کہ چونکہ ہماری فوج نے لنڈلی (جدید پایہ تخت فری سٹیٹ) کو چھوڑ دیا اس لئے ڈچوں نے پھر اسپر قبضہ کیا۔

آج لارڈ رابرٹس جرمسٹن سے تار دیتے ہیں کہ آج دوپہر کو یہاں پہونچا۔ راستہ میں کہیں سخت مقابلہ کی نوبت نہ آئی۔ دشمنوں کو ہمارے آج یہاں پہنچنے کا خیال نہ تھا۔ اسلئے انہوں نے یہاں سے سامان جانیکا پورا انتظام نہ کیا تھا۔ جوہانسبرگ [illegible] جنکشن اور پریٹوریا اور [illegible] جنکشن پر ہمارا قبضہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ کانیں برباد نہیں کیگئی ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ کل دوپہر کو معہ اپنی تمام فوج کے جوہانسبرگ میں داخل ہو جاؤں اور مجھے امید ہے کہ دشمن کی طرف سے کوئی مقابلہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان کا زیادہ [illegible] نہیں ہے۔

کیپ ٹاون کا ایک تار مظہر ہے کہ آج آرینج فری سٹیٹ برٹش فوج نے ۲۴ ماہ حال کو مقام زیرسٹ پر قبضہ کیا۔ اور دوسری فوج لیڈن برگ کیطرف بڑھ رہی ہے۔ رپورٹر ۲۹ ماہ حال کو پریٹوریا سے تار دیتا ہے کہ پریسیڈنٹ کروگر نے حکم دیا ہے کہ ظلم سے بچنے کے لئے روزانہ دعا مانگی جائے اور اپنے گناہوں پر [illegible] سے معافی چاہیں۔

رپورٹر ۲۹ ماہ حال کو ٹینٹسن سے تار [illegible] ہے کہ باکسریوں نے مقام فنگتائی میں [illegible] مشین جلا دیں۔ رپورٹ کیا جاتا ہے کہ فنگتائی [illegible] کے فاصلہ پر مقام چنگسنڈین کی بلجیمین خاندان [illegible] گھیر گئے ہیں۔ اور اب پورا [illegible] اپنی حفاظت میں مصروف ہیں۔ مقام پاؤ تنگفو کی شرق [illegible] قتل کئے گئے۔ صرف ۲۵ برٹش گارڈ اور [illegible] والنٹیر ٹینٹسن کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ٹینٹسن ۱۲ ماہ حال کا تار مظہر ہے کہ ٹینٹسن پیکن [illegible] کی تجارت پھر شروع ہو گئی۔ ۳۰ جاپانیز [illegible] نامی جاپانی گنبوٹ پر سوار ہو کر یہاں آئے۔

احمدآباد۔ خانپور گیٹ پر پل کے [illegible] ایک سخت حادثہ ہوا۔ کہ کئی دیسی مرد اور [illegible] سابرمتی دریا پر کپڑے دھونے میں مصروف [illegible] یکایک دریا کا پشتہ گر پڑا۔ اور سب نیچے [illegible] ان کے باہر نکالنے کا کام اور [illegible] بدستور جاری ہے۔

حضور ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی تقریب میں [illegible]

گذشتہ دوشنبہ کو شملہ کے سرکاری محل میں ناچ بال کا ایک جلسہ کیا گیا تھا۔ شہزادیٔ کوچ بہار کی مہارانی صاحبہ حاضر تھیں۔

ہند سے بحیثیت تار یورپ کو بھیجنے کی اجرت گھٹا کر ۲ شلنگ فی لفظ یعنے ۱ ۱/۲ روپیہ کر دی گئی ہے۔

درہ خاز بیجان کی حفاظت کے کام پر اوقت تک ۲۱ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

سرحدی چوکی دالوں کے متصل ۲۲ کی صبح کو ڈاک لٹ گئی۔ باوجود کوشش کے لٹیرے ابھی تک ناپید ہیں۔

۲۲ کی صبح کو کوہاٹ میں پولیس کے چوکی پر حملہ ہوا۔ ۲۶ میں پنجاب کے پلٹن کا ایک سپاہی زخمی ہوا۔ لٹیرے لوگ ۳ رائفلیں اور کچھ سامان گولی بارود اور ایک سنگین وغیرہ لے گئے۔

درہ ورودشش کی خبر ہے کہ وہاں سے پہاڑوں کی بلندی پر ۲۹ کو ایک بھاری برف باری ہوئی۔

لفٹننٹ سی ... صاحب اسسٹنٹ کمشنر ایبٹ آباد کسی لیڈر کو اجلاس میں بیٹھنے آنے نہیں دیتے۔

شان شہر میں صرف ایک ڈاکخانہ ہے سفارش کی گئی ہے کہ دو ڈاکخانے شہر میں اور ایک صدر بازار میں بڑھائے جائیں۔

خلیل احمد سب انسپکٹر پولیس انا ذکی سزا کی قید ۹ ماہ بحال رہی۔ ملزموں سے بد سلوکی کا الزام تھا۔

کانپور میں ہم وطن آدمیوں پر الزام طوفہ کا

مقدمہ چل رہا ہے۔ منشی خوشحال سنگھ پرشد اور عبد کو تنزل ہو گئے۔

کراچی کے گرجا گھر کے احاطہ میں سرو کے درخت کا ایک حصہ جلا دیا گیا۔ سنیچر کی رات کو چرا کر جرم ... کے پیر ... مقلان ڈپٹی انسپکٹر ان پولیس ماتحتوں کی گستاخیوں سے تنگ ہیں۔ ان کا رپورٹ میں کرتے ہیں۔

جنگ کی خبریں ... ہوا ہے۔ لندن کے اخبارات خیال کرتے ہیں کہ جنگ بالکل تمام ہو گئی۔ پریسیڈنٹ کروگر کی نسبت انگریزی اخبارات خیال کرتے ہیں کہ وہ لڑائی سے بہت دور بیٹھے جہاں جہاں کہ وہاں سے نکل گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ڈیلاگوا بے کی طرف گئے ہیں۔

رُبی میل کا نامہ نگار بمقام لارنس سے تار دیتا ہے کہ جوہانسبرگ کی رعایا نے آخر برٹش اطاعت قبول کر لی۔

ڈیلی میل کا نامہ نگار پریٹوریا سے تار دیتا ہے کہ انگریزی افواج پریٹوریا کے قریب پہنچ گئی ہے۔ پریسیڈنٹ کروگر تو وہاں سے چل ہی دئے۔ جنرل بوتھا میں مقابلہ کی جان نہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ انگریزی فوج بہت جلد بغیر کسی روک ٹوک کے پریٹوریا میں داخل ہو جائیگی۔ (خدا کرے اس خبر کی تردید ہو جائے)

رپورٹر پریٹوریا سے تار دیتا ہے کہ پریٹوریا پر انگریزی سکہ جم گیا۔ انگریزی افسر اطاعت نامہ کے منتظر بیٹھے ہیں۔

پریسیڈنٹ کروگر کا پتہ لگا ہے کہ وہ مقام واٹرولبوین میں پہنچ گئے۔

پریسیڈنٹ کروگر چونکہ بے گھر کی حالت میں چلا گیا ہے اسلئے وہ سلطنت اعانت کیلئے

جو اسے طور پر گر رہا ہے۔ چنانچہ مقام لارنس مارکوئز سے روٹر تار دیتا ہے کہ سلطنت پرتگال نے ایک اعلان بڑے زور و شور سے شائع کیا کہ تمام رعایا انگریزوں پر حملہ کرنے کیلئے مستعد ہو جائے۔ اور جنگی جہاز لارنس مارکوئز کی بندر میں جمع ہو جائیں۔ تار فوراً برٹش کے پاس سے اور کوئی خبریں نہیں آئی (لا الہ الا اللہ)

جنرل بولر مقام نیوکیسل سے تار دیتے ہیں کہ جنرل ہلڈیارڈ اور ٹرکٹ میں داخل ہو گئے۔ دشمنوں نے اور ٹرکٹ پر قبضہ کیا اور نیوکیسل کی دشمن جانب بڑی سختی کے ساتھ حملہ کیا۔ جنرل بولر کہتے ہیں کہ کوئی گھبرانے کی بات نہیں۔ ۲۶ تاریخ کو وہاں بھی فوج روانہ کر دی ہے۔

وار ... ترکیب سے ... جو لڑائی میں جیت ہوئے تھے وہ وہاں سے ہٹ گئے۔ اور اور ٹرکٹ سطح اور ... بردار ہو گیا ہے۔ دشمنوں کی فوج شمال کی جانب بڑی ہے مگر وہ بھی کب تک رہیں گے

طاعونی نقشہ

تاریخ	اموات شہر	رجسٹر میں درج	کل اموات
۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۰	۳۷	۱۸	۱۵۹
۲۸ "	۳۸	۲۶	۱۶۳
۲۹ "	۳۵	۱۸	۱۶۶
۳۰ "	۴۵	۲۰	۱۶۵
۳۱ "	۴۴	۲۳	۱۶۸
۱ جون	۴۲	۲۲	۱۵۶
۲ "	۴۴	۱۳	۱۵۲

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا۔